شوقِ حج

15-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ اَحمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (معجمِ کبیر، ۳/۸۲، رقم: ۲۷۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے ولیٔ کامل ہیں، محبتِ الٰہی سے سرشار، عشقِ رسول سے مالا مال، بہت بلند رتبہ شخصیت ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے مجھے 14 سال مسلسل حج کی سعادت عطا فرمائی، میں ہر سال مکۂ مکرمہ میں حاضر ہوتا، کعبہ شریف کا طواف کرنے کی سعادتیں حاصل کرتا اور ہر سال میں وہاں ایک شخص کو دیکھتا، وہ خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑے ہوتا، جب وہ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کہتا تو غیب سے آواز آتی: لَا لَبَّیْکَ (یعنی تیرا لَبَّیْکَ کہنا قبول نہیں)، حضرت مالک بن دینار رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 14 ویں سال میں نے اس شخص سے پوچھا: اے درویش! تُو بہرا تو نہیں ہے؟ کیا تجھے

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

سنائی نہیں دیتا؟ لَالَبَّیْك کی آواز آرہی ہے۔ اس شخص نے بڑا عشق بھرا جواب دیا، کہا: اے شیخ! میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر 14 سال کی بجائے میری عمر 14 ہزار سال ہو اور سال میں 1 مرتبہ کی بجائے، ہر روز 1 ہزار مرتبہ مجھے لَالَبَّیْك کہا جائے، پھر بھی میں اس دروازے کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا، میں اس دروازے پر پڑا رہوں گا کبھی اس دروازے سے سر نہیں اٹھاؤں گا۔

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ابھی میں اس شخص کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھا کہ اچانک آسمان سے کاغذ کا ایک ٹکڑا اس درویش کے سینے پر گرا اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا۔ میں نے پڑھا، اس میں لکھا تھا: اے مالک بن دینار! تُو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے، تُو سمجھتا ہے کہ میں نے اس کے 14 سال کے حج قبول (*Accept*) نہیں کیے؟ ایسا نہیں ہے، بلکہ اس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی برکت سے قبول ہوئے ہیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! حج کے ایام قریب ہیں ❁ خوش بخت لوگ جنہیں حج کی سعادت کا مُژدَہ (*Good News*) مل چکا ہے ❁ وہ حج کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے ❁ قافلے سوئے حرم روانگی کو تیار ہوں گے ❁ پروازیں (*Flights*) اُڑنا شروع ہو چکی ہیں اور خوش نصیب عاشقانِ رسول جُوق درجُوق حرمِ پاک میں پہنچنے لگے ہیں ❁ اللہ پاک ہمیں بھی یہ عظیم سعادت نصیب کرے ❁ ہم بھی اِحْرام باندھیں ❁ حرمِ پاک پہنچیں ❁ کعبہ مقدّسہ کی خوبصورت مہکی مہکی فضاؤں میں سانس لینے کی سعادت

1...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ: 96۔

ملے ❁ کعبہ شریف کے پُر نور نظاروں سے آنکھیں ٹھنڈی کر پائیں ❁ کبھی مُلتزَم (یعنی خانۂ کعبہ میں وہ حصہ جو دروازۂ کعبہ اور حجرِ اسود کے درمیان واقع ہے اس) کو چُومیں ❁ کبھی حجرِ اسود کے بوسے لیں ❁ کبھی میزابِ رحمت کے نیچے نفل پڑھنے کی سعادت نصیب ہو ❁ مِنیٰ، عرفات، مُزدَلفہ میں جانا اور لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں بلند کرنا نصیب ہو جائے۔

امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں:

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے | بُلاوا اب آ ئیگا کب یا الٰہی!
مَیں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں | بنا کوئی ایسا سَبب یا الٰہی! (1)

اللہ پاک ہم سب کو حج اور عمرہ کرنے کی، اور مدینہ مُنَوَّرہ میں بار بار، بار بار، بار بار باادب حاضری کی سَعادت نصیب کرے، کاش...! ہم مکے میں جائیں، مدینے میں جائیں پھر آئیں، پھر جائیں، پھر آئیں پھر جائیں، کاش...! آخر مدینے ہی میں دو گز زمیں کا ٹکڑا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

حج کی سعادَت کس کو ملتی ہے...؟

اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ
(پارہ:17، سورۂ حج:27)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور لوگوں میں حج کی عام ندا کردے۔

1...وسائلِ بخشش، صفحہ:107۔

مفسرینِ کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: کعبہ شریف جس مقام پر اب ہے پہلے بھی یہیں تھا، جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں طوفان (**Storm**) آیا، اس وقت کعبہ شریف کو اٹھا لیا گیا، پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک دور میں اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! بیتُ اللہ شریف کی تعمیر کیجئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مکرمہ تشریف لائے، آپ نے کعبۃُ اللہ شریف کی تعمیر کی، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام جو آپ کے شہزادے ہیں، انہوں نے آپ کے ساتھ آپ کی مُعاوَنَت (**Help**) کی، دونوں باپ بیٹے نے کعبہ شریف کی تعمیر کو مکمل کیا، جب تعمیر مکمل ہو گئی۔

تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا: اے ابراہیم! اب آپ حج کا اعلان کر دیجئے! لوگوں کو پکاریئے کہ وہ حج کے لیے آئیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: یا اللہ پاک! میری آواز کہاں تک پہنچ پائے گی...؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ اے ابراہیم! آپ کا کام اعلان کر دینا ہے، لوگوں تک آواز پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کوہِ صفا پر اور ایک روایت کے مطابق جَبَلِ اَبُوقُبَیْس پر تشریف لائے، پہلے آپ نے تَلبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ) پڑھا، روایات میں ہے: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے تَلبِیَہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی، تَلبِیَہ پڑھنے کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں کو پکارا: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اے لوگو! اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَیْكُمْ حَجَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ بے شک اللہ پاک نے تم پر اس بیتِ عَتیق (یعنی کعبہ شریف) کا حج فرض کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں اعلان کیا: اِنَّ اللّٰهَ یَدْعُوْكُمْ اِلٰی حَجِّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ اے لوگو! بے شک اللہ پاک تمہیں حج بیت اللہ کی

طرف بلاتا ہے، لِيُثِيبَكُمْ بِهِ الْجَنَّةَ تاکہ حج کے ثواب میں تمہیں جنت عطا فرمائے وَيُخْرِجَكُمْ مِنَ النَّارِ اور تمہیں حج کی برکت سے جہنّم سے آزاد کردے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی حیاتِ ظاہری میں جب کعبہ شریف کی تعمیر کی تو اس وقت آپ نے یہ اعلان کیا لیکن اللہ کریم کی قدرت اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے کہ آپ کی یہ آواز قیامت تک آنے والے لوگوں نے سنی اور جو خوش نصیب (*Lucky*) تھے انہوں نے اس آواز پر لَبَّيْك کہا۔ (1)

حضرت امام مجاہد رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اس وقت لَبَّيْك کہا تھا وہی زندگی میں حج کی سعادت پاتا ہے، جس نے ایک مرتبہ لَبَّيْك کہا تھا وہ ایک مرتبہ حج کرتا ہے، جس نے دو مرتبہ لَبَّيْك کہا تھا وہ دو مرتبہ حج کرتا ہے اور جس نے زیادہ مرتبہ لَبَّيْك کہا تھا وہ زیادہ مرتبہ حج کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ (2)

سُبْحٰنَ الله! **پیارے اسلامی بھائیو!** پتا چلا کہ آج جو حاجی حج کی سعادت پاتے ہیں، پیسہ خرچ کرتے ہیں، سفر کی مشقت برداشت کرتے ہیں، طوافِ کعبہ کی سعادت پاتے ہیں، مِنٰی میں، میدانِ عرفات میں ٹھہرتے ہیں، مزدلفہ کا قیام کرتے ہیں، صفا مروہ پر دوڑتے اور مشقت برداشت کرتے ہیں، یہ عملی طور پر (*Practically*) اس بات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں، جنہوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی پکار پر لَبَّيْك کہا تھا۔

———————323———————

1... تفسیر کبیر، پارہ:17، سورۂ حج، تحت الآیۃ:27، 8/219 ملتقطاً۔
2... تفسیر کبیر، پارہ:17، سورۂ حج، تحت الآیۃ:27، 8/220۔

حج کس پر فرض ہے...؟

اے عاشقانِ رسول! حج ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:97)

ترجمہ کنزُالایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

پتہ چلا جو شخص کعبہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہے، اس پر حج فرض ہے۔ سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے استطاعت کی تفسیر زَادْ اور رَاحِلَہ سے کی، راحِلہ کا مطلب: سواری، زاد کا مطلب: سفر کا خرچ۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کے پاس اتنا مال ہے کہ گھر سے چل کر مکہ مکرمہ پہنچے، وہاں قیام کے اخراجات، وہاں سے واپسی کے اخراجات اور جتنے دن حج پر لگیں گے ان ایام کا گھر والوں کا خرچہ اس کے پاس موجود ہو، راستہ بھی پر امن (*Peaceful*) ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔[1] اور یاد رکھئے! حج فرض ہو جانے کے بعد فوراً حج کر لینا ضروری ہے، یعنی اس میں ٹال مٹول کرنا کہ آئندہ سال چلا جاؤں گا، بیٹیوں کی شادی کر لوں اس کے بعد حج کے لئے جاؤں گا، ابھی کاروباری معاملات اٹکے ہوئے ہیں یہ پورے کر لوں پھر حج کے لئے جاؤں گا، یہ انداز قطعاً درست نہیں ہے۔

علما فرماتے ہیں: اگر کسی شخص پر حج فرض ہو گیا، لیکن وہ حج پر گیا نہیں، ٹال مٹول کرتا رہا، موخر کرتا رہا، اس سال نہیں اگلے سال چلا جاؤں گا، اُس سے اگلے سال چلا جاؤں گا، ابھی بڑی زندگی پڑی ہے پھر چلا جاؤں گا، یوں کرتا رہا پھر اس پر غربت آگئی تو اب بھی

1... خزائن العرفان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، تحت الآیۃ:97، صفحہ:126۔

اس پر حج فرض ہے، ایسی صُورت میں اس پر لازم ہے کہ قرض لے کر حج پر جائے، اللہ پاک اس کے قرض (Loan) کا انتظام فرمادے گا۔[1]

فرض حج نہ کرنے کی وعید

اے عاشقانِ رسول! جو شخص حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا، سفرِ حج کی تیاریاں نہیں کرتا وہ نہایت نقصان میں ہے۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضی، شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی مُحَمَّد عربی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ زاد اور راحلہ (یعنی سواری اور سفر خرچ) کا مالک ہو جس کے ذریعے وہ مکہ مکرمہ تک پہنچ سکے، اس کے باوجود اگر وہ حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔[2]

اَللّٰہُ اَکْبَرْ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! کیسی سخت وعید ہے ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت) ہیں، لوگوں کا ایمان قبول کر لینا، آپ کو انتہائی پسند ہے، جب غیر مسلم کلمہ نہیں پڑھتے تھے، قرآنی آیات پر ایمان نہیں لاتے تھے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بہت غمگین ہو جایا کرتے تھے، رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو غیر مسلموں کے کلمہ نہ پڑھنے سے بھی غمگین ہوتے ہیں، وہ ایک مسلمان کے لیے ارشاد فرماتے ہیں: حج فرض ہونے کے باوجود اگر وہ حج نہیں کرتا، تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ

323

1... وقار الفتاوی، جلد: 2، صفحہ: 442 ملتقطاً۔

2... ترمذی، کتاب الحج، صفحہ: 223، حدیث: 812۔

رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو حج کا تارِک ہے (یعنی جو حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتا) اس کی موت میں اور یہود و نصاریٰ کی موت میں کوئی فرق نہیں ہے، اللہ پاک تارکِ حج سے بھی ناراض ہے، یہود و نصاریٰ سے بھی ناراض ہے۔ ہاں! دونوں ناراضیوں میں فرق ہے۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہے جو حج کرتا بھی نہیں ہے اور حج کی فرضیت کا بھی انکار کرتا ہے تو وہ بندہ کافر ہو جائے گا اور اس کے اور اہلِ کتاب کے کفر میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ (1)

حج سفرِ عشق ہے

اے عاشقانِ رسول! حج کرنا بڑی سعادت ہے، جس پر حج فرض ہے وہ تو حج کے لئے جائے ہی جائے اور جو فرض حج ادا کر چکا ہے، اگر اللہ پاک نے وُسعت دی ہے، مال و دولت سے نوازا ہے تو اسے چاہیے کہ نفل حج کے لئے جائے بلکہ ممکن ہو تو ہر سال جائیں، بار بار جائیں، جن کو اللہ پاک نے توفیق بخشی ہے، وہ حج کے ایام کا انتظار نہ کریں، عمرہ کے لئے چلے جایا کریں، حرم پاک کی فضاؤں میں سانس لینا بھی کوئی کم سعادت نہیں ہے۔

یاد رکھئے! دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ سن لو...! اس کا کوئی ایمان نہیں جس کے دل میں محبتِ حق کا چراغ نہیں جلتا، دین کی بنیاد محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول پر رکھی گئی ہے اور حج سراپا سفرِ عشق ہے ۞ بندہ حج کرنے کے لئے جاتا ہے تو بغیر سلے کپڑے (یعنی اِحرام) پہن لیتا

1...مرآۃ المناجیح، جلد:4، صفحہ:94۔

www.dawateislami.net

ہے ۞ کعبہ شریف کے گرد چکر لگاتا ہے ۞ صفا مروہ کے درمیان دوڑتا ہے ۞ مِنیٰ میں جا کر قربانی کرتا ہے ۞ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے ۞ مزدلفہ میں قیام کرتا ہے ۞ جمرات کے مقام پر شیطان کو کنکریاں مارتا ہے، یہ وہ کام نہیں ہیں جو عقل میں آسکیں، صرف وصرف عشق ہی ان کاموں کو سمجھ سکتا ہے، لہٰذا حج اَوَّل سے آخر تک عشق و محبت کا سفر ہے، اس سفر پر وہی جاتا ہے، اس سفر کا شوق اسی کو تڑپاتا ہے جس کے دل میں محبتِ اِلٰہی اور عشقِ رسول کے چراغ جل رہے ہوتے ہیں بلکہ جنہیں عشق و محبت کی دولت نصیب ہے، وہ تو سَر کے بَل جانا بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔

اپاہج حاجی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ حج کے لیے جارہا تھا راستے میں ایک شخص دیکھا، اپاہج ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، گِھسٹ گِھسٹ کر مکہ مکرمہ کی طرف چلا جارہا ہے۔ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ یہ کیسا عجیب شخص ہے، چلنے سے معذور ہے پھر بھی کس شوق اور وارَفتگی کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف جارہا ہے۔

میں اس کے قریب گیا اور پوچھا: بھائی! کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں سمرقند سے آرہا ہوں۔ (سمرقند اُزْبِکِسْتَان کا ایک صوبہ ہے اور موجودہ نقشے کے مطابق سمرقند سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ تقریباً 4ہزار 4سو 17 کلو میٹر ہے) اتنا طویل سفر اور وہ شخص چلنے سے معذور گِھسٹ گِھسٹ کر جارہا ہے۔ حضرت شفیق بلخی رَحمۃُ اللهِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: مجھے بڑی حیرت ہوئی اور میں نے اُس سے پوچھا: بھائی! کتنا عرصہ ہوا سمرقند سے چلے ہوئے؟ کہنے لگا: 10 سال ہوچکے

ہیں۔ اب تو تعجب اور حیرانی کی انتہا نہ رہی، حضرت **شفیق بلخی** رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ حیرت میں ڈوب کر ٹکٹکی باندھ کر اُس خوش نصیب عاشقِ رسول کی طرف دیکھنے لگے۔ اُس نے پوچھا: اے شفیق! کیا دیکھتے ہو؟ فرمایا: میں تمہاری کمزوری اور سفر کی درازی سے بہت حیران ہوں، اُس خوش نصیب عاشقِ رسول نے بڑا پیارا جواب دیا، کہنے لگا: اے شفیق بلخی! سفر کی دوری کو میرا شوق قریب کر دے گا اور جہاں تک بات ہے میری کمزوری کی تو میری کمزوری کا سہارا میرا مالک و مولا ہے۔ (1)

سُبۡحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** آپ نے سنا کہ اپاہج حاجی کا جذبہ کیسا زبردست ہے، اپاہج (یعنی چلنے سے معذور) ہونے کے باوجود گِھسٹ گِھسٹ کر کعبہ شریف کی زیارت کے شوق میں چلا جارہا ہے، 10 سال سے مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں تھا، اس کے جذبے اور ہمت پر لاکھوں سلام، صد ہزار آفرین اُس کے جذبہ اور شوق پر۔ اِس واقعہ میں ہمارے لئے بھی بڑی عبرت ہے، وہ نادان مسلمان جو صحت مند اور تندرست ہونے کے باوجود، مال و دولت ہونے کے باوجود، استطاعت کے باوجود سفرِ حج کی سعادت حاصل نہیں کرتا۔ اَپاہج حاجی گِھسٹ گِھسٹ کر جا رہا تھا، اسے گھر سے نکلے 10 سال ہوگئے تھے، اب بھی سفر میں تھا۔ اور نادان مسلمان صرف چند گھنٹوں کا سفر کرنے کے لیے بھی ہمت نہیں کرتا، آہ... !افسوس! کاش! ہمیں شوقِ حج نصیب ہو، کاش... ! ہمارے دل میں بھی محبتِ الٰہی اور عشقِ رسول کی شمع یوں جلے کہ ہم سب کچھ چھوڑیں اور اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حج فرض ہو تو حج کے لیے جائیں، اگر فرض نہ ہو اور اللہ نے نفل

323

1... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، صفحہ: 124۔

حج کی استطاعت بخشی ہو تو کاش! بار بار جائیں۔

اللہ پاک اس اَپاہج حاجی کے صدقے ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! شوقِ حج بڑھانے کے لئے حج کے فضائل سنتے ہیں:

حج کرنے کے فضائل پر 3 احادیثِ مبارکہ

(1): حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ کعبہ شریف کا حج کرے، اس دوران نہ فُحش باتیں کرے نہ ہی گناہ کا کام کرے تو رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وہ ایسے لوٹ جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔[1] (2): بخاری شریف کی حدیث پاک میں ہے: اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اور مقبول حج کی جزا صرف و صرف جنّت ہے۔[2] (3): مسلم شریف کی حدیث پاک ہے، نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ بے شک حج پہلے کے گناہوں کو معاف کروا دیتا ہے۔[3]

حقوق العباد کی ادائیگی حج کے بعد بھی ضروری ہے

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا ایمان اور نیک اعمال گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہیں،

323

1... بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، صفحہ: 423، حدیث: 1521۔

2... بخاری، کتاب العمرۃ، صفحہ: 475، حدیث: 1773۔

3... مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یہدم، صفحہ: 63، حدیث: 121۔

علما فرماتے ہیں: عمرہ کرنے سے گُناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور مقبول حج میں گناہ کبیرہ کی معافی کی بھی پختہ اُمید ہے۔

یہاں یہ خیال رہے کہ حج کی برکت سے گناہ مٹتے ہیں، حقوق العباد سے خلاصی نہیں ہوتی، مثلاً کسی نے قرض لیا تھا، قرض کی ادائیگی میں اس نے دیر کی، تو اس تاخیر کا گناہ حج کرنے سے معاف ہو جائے گا، لیکن جو رقم لی ہوئی ہے وہ واپس لوٹانی ہی پڑے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حاجی 400 افراد کی شفاعت کرے گا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حاجی اپنے اہل خانہ میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا اور حاجی گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (1)

حاجی کے لئے بخشش کی بشارت

حضرت ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یااللہ پاک! جو تیرے بیت یعنی کعبہ شریف کی زیارت کے لئے آئیں، ان بندوں کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: اے داوٗد! بے شک جو میرے کعبہ کا حج کریں، میرے ذِمۂ کرم پر ہے کہ میں ان کو دنیا میں معاف کر دوں اور (قیامت کے دِن) جب وہ

1… مسند بزار، جلد:8، صفحہ:170، حدیث:3196۔

مجھ سے ملیں تو میں ان کی بخشش فرمادوں۔[1]

اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے، اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، ارشاد ہوتا ہے: اے فرشتو! میرے بندوں کو دیکھو! وہ پراگندا حال، بکھرے بالوں کے ساتھ دُور دُور سے آئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں بے شک میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے عَرض کرتے ہیں: اے اللہ پاک! اِن میں گناہ گار بھی ہیں تو اللہ پاک فرماتا ہے: بے شک میں نے اُن کو بھی بخش دیا۔[2]

حج کمزوروں کا جہاد ہے

شہیدِ کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ ایک شخص اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عَرض کیا: یَا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! میں بہت کمزور ہوں، جِہاد پر نہیں جا سکتا، اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: هَلُمَّ اِلٰی جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ: اَلْحَجّ تم اس جہاد کی طرف بڑھو! جس میں کانٹے کا خطرہ نہیں یعنی حج ادا کیا کرو۔[3]

حجِ مَبرُور کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: حَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حجِ مَبرُور یعنی مقبول حج دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وَحَجَّةٌ

323

1... معجم اوسط، جلد:4، صفحہ:297، حدیث:6037۔

2... کنز العمال، کتاب الحج، جُز:5، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:12098۔

3... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:190، حدیث:4287۔

مَّبْرُوْرَۃُ لَیْسَ لَھَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃ ور مقبول حج کی جزا صرف اور صرف جنّت ہی ہے۔ (1)

حجِ مَبرُور کسے کہتے ہیں؟

حجِ مَبرُور سے مراد وہ حج ہے: جس میں گناہ سے بچا جائے، یا وہ حج جس میں رِیا و نام و نُمود سے پرہیز ہو، یا وہ حج جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔ (2)

سفرِ حج میں مرنے والے کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو حج کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا تو قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کے لئے قِیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (3)

روزانہ 120 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما روایت کرتے ہیں: اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک حاجیوں پر روزانہ 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے 60 رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں، 40 رحمتیں کعبہ شریف کے قریب نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں اور 20 رحمتیں کعبہ کی زیارت کرنے والوں کے لئے ہیں۔ (4)

323

1... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج، جلد:1، صفحہ:317۔
2... مرآۃ المناجیح، جلد:5، صفحہ:727۔
3... مسند ابی یعلیٰ، مسند ابو ہریرۃ، جلد:5، صفحہ:44، حدیث:6350۔
4... شُعب الایمان، باب فی المناسک، جلد:3، صفحہ:455، حدیث:4051۔

شیطان حقیر و ذلیل ہو جاتا ہے!

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: شیطان سب سے زیادہ حقیر سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غُصّے میں صرف عَرَفہ کے دن دیکھا جاتا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ عَرَفہ کے دن میدانِ عَرَفات میں وقوف کرنے والوں پر اللہ پاک کی رحمتیں چھما چھم برستی ہیں اور اللہ پاک ان کے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔[1]

حاجی سے دُعائے مغفرت کرواؤ!

ایک حدیثِ پاک میں ہے نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خود حاجیوں کے لئے دعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَہُ الْحَاجُّ اور اس کی بھی بخشش فرما جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرتا ہے۔[2]

ایک روایت میں ہے: اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ، وَفْدُ اللّٰہِ اِنْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ، حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ پاک کا وفد ہیں، اگر یہ ربّ سے دُعا کریں اللہ قبول فرماتا ہے وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَھُمْ اور اگر یہ اللہ پاک سے بخشش چاہیں اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔[3]

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو اس سے ہاتھ ملاؤ اور اس کے

323

1…کنز العمال، کتاب الحج، جز:5، جلد:3، صفحہ:29، حدیث:12101۔

2…مستدرک، کتاب المناسک، جلد:2، صفحہ:84، حدیث:1654۔

3…ابن ماجہ، کتاب المناسک، صفحہ:469، حدیث:2892۔

گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس سے مغفرت کی دعا کرواؤ، بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔ (1)

سوال بھی خود بتائے اور جواب بھی دیئے

ابن حبّان کی روایت ہے، ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں کچھ سوال پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم مجھ سے سوال کرو! اور اگر چاہو تو میں ہی تمہیں تمہارے سوال بھی بتاؤں اور ان کے جواب بھی بتا دوں۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ ہی ارشاد فرمایئے کہ میں کیا پوچھنے آیا ہوں؟ آقا کریم، رؤوف رَّحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: تم پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب وہ رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو اُس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب حاجی سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب حاجی آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا، بے شک آپ نے سارے سوال درست ارشاد فرمائے، اب ان کے جواب بھی عطا فرما دیجئے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا

1… جامع صغیر، صفحہ:58، حدیث:847۔

ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، جب وہ میدانِ عرفات میں ٹھہرتا ہے تو اللہ پاک اپنی شان کے لائق آسمانِ دنیا پر تجلّی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے اگرچہ بارش کے قطروں(***Rain drops***)اور ریت کے ذروں کے برابر ہوں۔

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مزید فرمایا: جب حاجی رمیِ جمرات کرتا (یعنی شیطانوں کو کنکر مارتا) ہے تو قیامت تک اس کا ثواب کوئی نہیں جان سکتا، جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہو گا، اور جب حاجی کعبہ شریف کا آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! حج کرنے کے کیسے زبردست فضائل ہیں ❁ حاجی گھر سے نکلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے ❁ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ❁ میدانِ عرفات میں اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں ❁ حاجی جب شیطان کو کنکر مارتا ہے تو اس کو بے شمار اجر عطا کیا جاتا ہے ❁ حاجی بال منڈواتا ہے تو ہر ہر بال کے بدلے روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا ❁ حاجی جب بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے ❁ مقبول حج کی جزا جنت ہے ❁ حج پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے ❁ حاجی اپنے گھر والوں میں سے 4 سو افراد کی شفاعت کرے گا ❁ حاجی جس کے لئے دعائے مغفرت کر دے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے ❁ حاجی

323

1... صحیح ابن حبان، کتاب کتاب الصلاۃ، صفحہ:586، حدیث:1887۔

اللہ کا مہمان (**Guest**) ہے ۞ حاجی کی دعا قبول کی جاتی ہے ۞ حاجی کی تنگ دستی مٹا دی جاتی ہے ۞ جو حاجی سفرِ حج میں فوت ہو جائے روزِ قیامت اپنی قبر سے باآواز بلند تلبیہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ) پڑھتے ہوئے اٹھے گا ۞ حاجی کو دورانِ سفر ایک روپیہ خرچ کرنے کے بدلے 10 لاکھ روپے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے ۞ حاجی طوافِ کعبہ کا شرف حاصل کرتا ہے تو اس پر 60 رحمتیں برستی ہیں ۞ حاجی مسجدِ حرام (یعنی جہاں خانہ کعبہ ہے، اس مسجد) میں نماز پڑھتا ہے تو اس کو 40 رحمتیں نصیب ہوتی ہیں ۞ حاجی مسجدِ حرام میں پہنچ کر صرف کعبہ شریف کی زیارت کرے تو اس پر 20 رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسے عظیم فضائل ہیں، اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ حج نصیب فرمائے، کاش...! ہم بھی حج کی سعادت حاصل کریں، یاد رکھئے! حج کرنے کے لئے پیسے کی نہیں بلکہ سچی تڑپ کی ضرورت ہے، رَبّ کے ہاں سچی طلب اور سچی تڑپ دیکھی جاتی ہے، اگر تڑپ سچی ہو، طلب سچی ہو، شوق سچا ہو تو اللہ کریم کی رحمتیں ضرور ملتی ہیں، ضرور نظرِ کرم ہوتی ہے اور بندے کو حج کی سعادت مل ہی جاتی ہے۔

ہِند سے یکایک کعبے کے رُوبَرُو

ہِند کا واقعہ ہے: ایک مرتبہ حج کے ایام تھے، 9 ذی الحج (یعنی عرفات کا دن تھا)، ایک بوڑھے میاں جو گھاس کاٹا کرتے تھے وہ اپنے کھیت میں کام کر رہے تھے، اچانک دل میں شوقِ حج نے انگڑائی لی، خیال آیا کہ آج یومِ عرفہ ہے، حاجی میدانِ عرفات میں جمع ہوں گے اور رَبِّ کریم کی بارگاہ میں دعائیں، التجائیں کر رہے ہوں، یہ خیال آتے ہی دِلِ پُر دَرْد سے ایک آہ نکلی اور نہایت حسرت سے بوڑھے میاں نے کہا: کاش...! میں بھی حج سے

مشرف ہوا ہوتا...!!

قریب ہی حضرت شیخ جہانگیر سَمنانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ تشریف فرما تھے، آپ نے بوڑھے میاں کی یہ حسرت بھری آواز سنی تو انہیں اپنے پاس بلایا، بوڑھے میاں حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت شیخ سمنانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے زبان سے نہیں بلکہ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: جایئے! بس اتنا اشارہ ہونے کی دیر تھی، بوڑھے میاں کیا دیکھتے ہیں! ابھی جو ہِند میں تھے، اشارہ ہوتے ہی مسجدِ حرام شریف میں کعبہ شریف کے سامنے موجود ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! بوڑھے میاں کی تو عید ہو گئی، حج کا شوق تھا، حج کی حسرت تھی، انہوں نے جھوم جھوم کر طوافِ کعبہ کیا، میدانِ عرفات میں پہنچے، حج کے دیگر افعال کو مکمل کیا، جب حج کے ایام پورے ہو گئے، تو اب بوڑھے میاں کو خیال آیا کہ میرے پاس تو واپسی کا خرچ نہیں ہے، میں تو اللہ کے ولی کی کرامت کے ذریعے یہاں پہنچا تھا، جونہی یہ خیال آیا تو بوڑھے میاں نے حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کو اپنے سامنے کھڑا پایا، اب حضرت شیخ جہانگیر سمنانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ نے دوبارہ اشارے سے فرمایا: جایئے! اب کیا دیکھتے ہیں کہ بوڑھے میاں ابھی جو مسجد حرام شریف میں تھے ابھی ہِند میں اپنے گھر پر موجود ہیں۔(1)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حَسَنؔ | بندہ بھی ہُوں تو کیسے بڑے کار ساز کا(2)

اے عاشقانِ رسول! ہو سکتا ہے کسی کے دل میں وَسْوَسہ آئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہِند میں کھڑا ہوا شخص فوراً ہزاروں کلو میٹر دور مکہ مکرمہ پہنچ جائے، اس وسوسے کی کاٹ

1...عاشقان رسول کی 130 حکایات، صفحہ: 79۔

2...ذوق نعت، صفحہ: 14۔

www.dawateislami.net

کے لئے عرض ہے کہ یہ اللہ کے ولی کی کرامت ہے اور اللہ پاک اپنے برگزیدہ بندوں کو، اولیائے کرام کو کرامتوں سے نوازتا ہے اور یہ جو کرامت ہے ہند سے فوراً مکہ مکرمہ پہنچ جانا، اس کرامت کو طَیُّ الْاَرْض کہتے ہیں، (یعنی زمین کو سمیٹ دینا، فاصلے کو سمیٹ دینا) اور طَیُّ الْاَرْض کا ثبوت تو قرآن کریم سے بھی ہے۔ جی ہاں! حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک اُمتی حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ بھی اللہ پاک کے کامل ولی تھے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا دربار لگا ہوا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: کون ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے؟ حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، سورۂ نمل:40)	ترجمہ کنزُالایمان: میں اُسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

یعنی اے اللہ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام میں پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت آپ کی خدمت میں حاضر کردوں گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پھر ایسا ہی ہوا، ملکہ بلقیس کا تخت مُلکِ یمن میں، 7 کمروں میں بند تھا، تالے لگے ہوئے تھے، حضرت آصف بن برخیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت کے ذریعے بطورِ کرامت پلک جھپکنے کی دیر میں ملکہ بلقیس کا تخت مُلکِ یمن سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے ولیوں کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی ہے، فاصلے کم کر دیئے جاتے ہیں، لہٰذا اس معاملے میں وسوسے پالنے سے بچنا چاہئے۔ اللہ پاک ہم سب کو ماننے والی عقل نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے شوقین کا کام بن گیا

امام ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک عاشقِ رسول تھا، اسے حج پہ جانے کا بڑا شوق تھا، 3 سال تک مسلسل وہ حج کے لئے دعائیں کرتا رہا، گڑگڑا کر ربّ کی بارگاہ میں عرض کرتا رہا،

مسلسل 3 سال دعائیں کرتا رہا لیکن اس کے دل کی حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسم تھا، دل میں حرمین شریفین پہنچنے اور کعبہ شریف کی زیارت کا شوق پروان چڑھا، اس نے تڑپ تڑپ کر اللہ کریم کی بارگاہ میں دعائیں کیں، اب کی بار اس پر کرم ہو ہی گیا، چنانچہ ایک رات جب یہ سویا تو سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی، آنکھ لگی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، بگڑی بنانے والے آقا، ایک عاشقِ رسول کے دل کی حسرت کو پورا فرمانے کے لئے خواب میں تشریف لائے۔

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اُس عاشق کو فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مُقدّس سے حج کی اجازت کی خوشخبری سنتے ہی اُس عاشقِ رسول کی آنکھ کھل گئی۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، اس کا دِل خوشی سے جھوم رہا تھا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی پیاری پیاری آواز اس کے کانوں میں رَس گھول رہی تھی، وہ بہت خوش تھا، لیکن اچانک یاد آیا کہ حج کی اجازت تو مل گئی مگر میرے پاس تو اتنے اسباب ہی نہیں ہیں کہ

حج پر جاسکوں، یہ خیال آنے کی دیر تھی، ساری خوشی غم میں تبدیل ہو گئی۔

دوسری رات ہوئی، پھر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خواب میں تشریف لائے، پھر ارشاد فرمایا: تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔

وہ عاشقِ رسول اپنی بے سروسامانی کا ذکر نہ کرسکا، تیسری رات پھر کرم ہوا، پھر اللہ کے رسول، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: تم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔ اس بار بھی یہ اپنی پریشانی بیان نہ کرپایا، آخر چوتھی رات پھر کرم ہوا، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خواب میں تشریف لائے تو اس نے عرض کر ہی دیا کہ یَا رسولَ اللہ ، یَا حَبِیبَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں ہے میں کیسے حج کے لئے جاسکتا ہوں؟

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تمہارے پاس زادِ راہ ہے، تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو، وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہو گی، اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَروَر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے گئے۔ صبح کو عاشقِ رسول کی آنکھ کھلی، بہت خوش تھا، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بتائی ہوئی جگہ سے کھودنا شروع کیا، واقعی وہاں ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی، اس نے وہ زرہ فروخت کی اور حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! پتا چلا! حج کے لئے مال و اسباب کی نہیں، سوچ اور تڑپ کی ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دِل میں شوقِ حج بڑھائیں، حج کے فضائل

1... عیون الحکایات، جلد:2، صفحہ:223۔

پڑھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دل میں شوقِ حج پیدا ہو گا، کاش! ہم اپنا یہ معمول بنائیں کہ رات کو کسی وقت تنہائی میں بیٹھ جائیں کبھی کعبہ شریف کا تَصَوُّر باندھیں، کبھی منیٰ شریف کا تَصَوُّر باندھیں، تَصَوُّر ہی تَصَوُّر میں کبھی میدانِ عرفات میں پہنچیں، کبھی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگائیں، صفا مروہ کی سعی کریں۔ پھر اپنی محرومی کو تَصَوُّر میں لا کر اللہ کریم کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں کریں: یا اللہ! مجھے حج کی سعادت عطا فرما، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! حج کا شوق پیدا ہو گا، آنکھوں سے آنسو نکلیں گے، تو اللہ پاک کی رَحْمت سے بڑی اُمّید ہے کہ کرم ہو گا، دِل میں شوقِ حج بھی بڑھے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو حج کا بُلاوا بھی نصیب ہو ہی جائے گا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت خوبصورت 3 کتابیں ہیں: **عاشقانِ رسول کی 130 حکایات** **رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن** اور **رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن** یہ کتابیں پڑھیں، دل میں شوقِ حج بڑھانے کا انتہائی زبردست نسخہ ہیں۔ اپنے والدین اور مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے حج و عمرہ پر جانے والوں کو تحفۃً پیش کریں، حاجی اور عمرہ کرنے والے ان کتابوں کو پڑھیں گے، اچھے انداز میں حج و عمرہ ادا کر پائیں گے تو ان شآءَ اللہ الکریم! ہمیں بھی اس کی برکتیں ملیں گی، کیا خبر کہ اس نیک عمل کے صدقے ہمیں بھی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کا بلاوا مل جائے۔

نیک عمل نمبر 71 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! شوقِ حج بڑھانے کے لئے مذکورہ کتابیں جو ابھی ذکر کی گئیں ان کا مطالعہ بہت مفید ہے اسی طرح علمِ دین میں اضافے اور فرض علوم حاصل کرنے کیلئے بھی ہمیں چاہیے کہ ہم دینی کتب کا مطالعہ کریں، الحمد اللہ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ نے ہمیں 72 نیک اعمال میں ایک نیک عمل مطالعہ کرنے کے لئے بھی دیا ہے چنانچہ نیک عمل نمبر 71 یہ ہے کہ کیا آپ نے زندگی بھر کے نصاب کا مطالعہ فرما لیا؟(منہاج العابدین، جاء الحق، بہار شریعت حصہ 9 سے مرتد کا بیان، حصہ 16 سے خرید و فروخت کا بیان اور والدین کے حقوق کا بیان،(اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ 7 سے محرمات ک ابیان اور حقوق الزوجین، حصہ 8 سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، حرمتِ مصاہرت، ظہار کا بیان اور طلاق کنایہ کا بیان۔ اعلی حضرت کی کتب "تمہید الایمان، حسّام الحرمین، نیز مکتبۃ المدینہ کی کتابیں"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب) اور اس کے علاوہ اور بھی کتابیں اور رسائل ہیں انہیں "72 نیک اعمال" کے رسالے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس نیک عمل پر عمل کرتے ہوئے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے اس سے بہت سا علمِ دین حاصل ہو گا۔ آپ بھی نیت کریں کہ "72 نیک اعمال" کا رسالہ پُر کریں گے اور ان کتابوں کا مطالعہ بھی کریں گے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایپلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے،اس ایپلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (**Options**) موجود ہیں: ❀پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی **PDF** ❀تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کرکے شیئر بھی کیا جاسکتا ہے ❀سرچ آپشن (**Search option**) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❀تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرلیجئے! خود بھی فائدہ اٹھائیے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیث پاک سے متعلق مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! حدیث پاک سے متعلق چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے متعلق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اسکے لئے گواہی دوں گا۔ (مشکاۃ

المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/۶۸، حدیث:۲۵۸) (2)فرمایا: اللہ پاک اسکو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے ، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔ (ترمذی، ۴/۲۹۸، حدیث:۲۶۶۵) ☆ حدیث حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔ (نزہۃ القاری، ۱/۸۷) ☆اس علم کو حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اگر ساری امت میں اس کا عالم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔ (نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ ۲۸) ☆قرآن مجید کی طرح حدیث رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکام شریعت کا بنیادی ماخذ ہے۔(منتخب حدیثیں، ص۷) ☆حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکام الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیات قرآنی کا منشاو مراد سمجھنا ممکن نہیں۔ (منتخب حدیثیں، ص۷)

﴿ اعلان ﴾

حدیث پاک سے متعلق بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

[1] ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ۔۔۔القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

[1]... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2]... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3]... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِمدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویاشبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ واراجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 15 جون 2023ء

(1): سنتیں اورآداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعایاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

حدیثِ پاک سے متعلق بقیہ مدنی پھول

☆بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اجمال کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔(منتخب حدیثیں، ص۷) ☆قرآن مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث

323

[1]... مجمع الزوائد،کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث:۱۷۳۰۵

[2]... تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث:۴۴۱۵

ہی کا درجہ ہے۔(منتخب حدیثیں، ص ۲۶) ☆قرآن مجید و حدیث دونوں ہی دینِ اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکامِ شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔(منتخب حدیثیں، ص ۲۶) ☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کما حقہ سمجھ سکتا ہے نہ دین اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔(منتخب حدیثیں، ص ۳۰) ☆اسلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رسول اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/۲) ☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت فرض ہے اور یہ اطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/۹) ☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعوی باطل محض ہے۔(نزہۃ القاری، ۱/۳۶) ☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔(فیضان فاروق اعظم، ۲/۴۵۱) ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایہ، ۴/۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰) ☆ایس ایم ایس SMS کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی سنی صحیح العقیدہ مفتی صاحب یا کسی عالم دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضان فاروق اعظم، ۲/۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆رحمت الٰہی میں داخلے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق ”رحمتِ الٰہی میں داخلے کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ (فیضان دعا، ص ۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اِتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ

(بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلٰوۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ''میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں'' جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیرو مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان

کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی ؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسلہ پُر کرے اور ہر

اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد